خالد بن یزید امــوی

قاضی شمس الدین

ماہ نامہ "فکر و نظر" بابت ماہ رجب ۱۴۰۰ھ میں ملک محمد فیروز فاروقی کا ایک مضمون ، "خالد بن یزید ـ پہلا مسلمان سائنسدان" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔

اسلام کے اس سنہری علمی دور کی تاریخ کو مسخ کرنے میں اسلام دشمن باطنی تحریک کے ساتھ اٹھارویں اور انیسویں صدی کے یورپین مستشرقین نے بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ـ مسلمانوں نے کوئی علمی ترقی کی ہو یا عمرانی ، مستشرقین کے منہ سے یہ رال ٹپکتی ہی رہتی ہے کہ اس عظمت کمال کو یورپ کے کھاتے میں ڈال دیں ـ مثلاً فرنگیوں کی نئی "تحقیق" یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فقہ حنفی رومن لاء کو سامنے رکھ کر مرتب کی ہے۔ (سیرت النعمان شبلی ص ۱۱۹) اور تاج محل آگرہ اور مقبرہ جہانگیر لاہور ، اطالوی مہندسین نے بنایا تھا ـ (اشارات مولفہ مشرقی ص ۱۱۷) ـ

یہ ایک غیر متنازع حقیقت ہے کہ اسلام کے زریں علمی اور ثقافتی ادوار میں جس وقت مسلمانوں کا آفتاب علم و ہنر آسمان تحقیق و اجتہاد و ایجادات کے نصف النہار پر تاباں و درخشاں تھا ، اس زمانے میں یورپ جہالت و ادبار کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا ـ علم و فن کا وہ کونسا پہلو تھا جس پر مسلمان محققین "ہمیں ہم ہیں" کا ڈنکا نہیں بجا رہے تھے ـ

آج یورپین عیسائی اہل قلم قرون وسطیٰ میں مسلمانوں کے علم و فن کی بالادستی کا لاکھ انکار کریں لیکن عرب عیسائی اہل علم نے یورپ کے اس برخود غلط گھمنڈ کے ڈھول کا پول کھول کر رکھ دیا ـ یورپ نے ڈھنڈورہ پیٹا

کہ ہندوستان کا بحری راستہ سب سے پہلے ایک یورپی عیسائی واسکو ڈی گاما نے دریافت کیا تھا ۔ لیکن عرب عیسائیوں نے اس ڈھنڈورے کے ڈھول کا پول یوں کھولا کہ جس وقت واسکو ڈی گاما نے ایک عرب ملاح شہاب الدین کی رہنمائی میں یہ سفر کیا اس سے کہیں پہلے عرب ملاح یورپ ، افریقہ ، ایشیا ، جاوا ، سماٹرا بلکہ چین تک کے سمندر کھنگالتے پھر رہے تھے ۔ مشہور لبنانی محقق عرب عیسائی مسٹر لوئی معلوف (MALUF) نے مشہور کتاب المنجد کے حصہ ادب و علوم (سترھویں ایڈیشن) میں لکھا ہے کہ واسکو ڈی گاما نے ایک عرب ملاح کی زیر نگرانی یہ سفر کیا تھا ۔ المنجد صہ ۳۸۰ پر لکھتا ہے ،

„فاسکودی غاما ۔ بور تغالی من مشاهیر النوتیین اکتشف طریق الهند عن رأس الرجاء الصالح ۱۴۹۸ ع استعان بالعرب لیهتدی طریقه فی مجاهیل المحیط الهندی " ۔

„واسکو ڈی گاما ایک مشہور پرتگالی ملاح تھا ۔ جس نے ایک عرب ملاح سے امداد مانگی اور اس کی راہنمائی میں ۱۴۹۸ ع میں رأس امید کے راستے سے بحر ہند کے نا دریافت اور گمنام بحری راستے معلوم کئے تھے " ۔

پھر صہ ۲۹۳ پر اس عرب ملاح کے متعلق لکھتا ہے ۔

„شهاب الدین احمد بن ماجد لوتی عربی شهیربا سد البحر و بالمعلم و من المرجح ان الرحالة فاسکودی غاما اتخذه رُبانا لسفینته فی رحلة ۱۴۹۸ ع له الفوائد فی اصول علم البحر و القواعد" ۔ و حاویة الاقتصار فی اصول علم البحار ۔

„شہاب الدین احمد بن ماجد ایک عرب ملاح تھا جو „شیر سمندر" اور „معلم" کے القاب سے مشہور تھا اور یہ پکی بات ہے کہ واسکو ڈی گاما نے اپنے سفر ہند ۱۴۹۸ ع میں اسی کو رہبر ملاح بنایا تھا ۔ فن سمندر بانی (ملاحت) میں اس کی دو تصنیفیں بھی ھیں ۔ ایک کا نام ۔ الفوائد فی اصول علم البحر و

القواعد ہے۔ اور دوسری کا نام۔ حاویة الاقتصار فی اصول علم البحار ہے " ۔

یہی مسٹر لوئی المنجد کے ص ۳۹۳ پر اس کتاب الفوائد کے متعلق لکھتا ہے ،

"الفوائد فی اصول علم البحر و القواعد یشتمل علی تاریخ فن الملاحة و علاقتها بالنجوم فی خلیج العجم و الهندی و شواطی جزیرة العرب و سوماترا و سیلون و زنجبار الفه شهاب الدین احمد بن ماجد بن ابی الرکائب ۱۴۸۹ ع مخطوط فی باریس " ۔

"خلیج فارس بحر ہند جزیرة العرب زنجبار افریقہ لنکا سماٹرا کے سمندروں میں فن سمندر بانی (ملاحت) کی تاریخ اور آسمانی ستاروں کے ساتھ اس فن کے تعلق کے بارے میں یہ کتاب شہاب الدین احمد بن ماجد بن ابو الرکائب نے ۱۴۸۹ ع میں تصنیف کی اور اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ پیرس کے کتب خانے میں موجود ہے " ۔

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ عرب ملاح صرف چپو چلانے والے ملاح ھی نہ تھے بلکہ صاحب تصانیف بھی تھے اب ایک اور اہم عرب ملاح کے متعلق مسٹر لوئی نے ھی المنجد میں ص ۲۶۱ پر یوں لکھا ہے ،

"سلیمان المهری من مشاهیر بحّارین العرب لقب بمعلم البحر توفی نحو ۱۵۵۴ ع وضع مولفات عرض لاحوال النجوم و الریاح و نوامیسها فی انواء البحر و وصف طریق البحریة بین بلاد العرب و الهند و إندونیسیا و الصین ۔

سلیمان مہری عرب کے مشہور ماہر ملاحوں میں سے تھا اس کا لقب بھی معلم البحر تھا ۔ اندزاً ۱۵۵۴ ع میں اس کی وفات ہوئی اس نے بہت سی تصانیف کی ھیں جن میں آسمانی ستاروں کے حالات بحری ہواؤں اور ان کے سمندری طوفانوں پر اثرات جو عرب ممالک ، ہندوستان ، انڈونیشیا اور چین کے

سمندری سفروں میں پیش آتے ھیں مفصل بیان کئے ھیں ۔

مسلمانوں کی اخلاقی عظمت

لگے ھاتھوں اس مقام پر مسلمانوں کی اس اخلاقی عظمت کو بھی پیش نظر رکھیں کہ مسلمانوں نے یونان سے رائی جتنی طب سیکھی پھر اپنی محنت اور ذھانت سے اسے رائی سے پہاڑ بنایا لیکن اس کا نام "طب یونانی" ھی رکھا تاکہ محسن اول "یونان" کا نام روشن رھے ۔ لیکن احسان فراموش یورپ کا اخلاقی پہلو یہ ہے کہ ان کے سب سے پہلے مستشرق جربرٹ JERBERT نے دسویں صدی عیسوی میں فرانس سے اندلس (اسپین) کا سفر کیا وھاں لمبی مدت مسلمان استاذوں سے ھر قسم کے علوم سیکھے پھر واپس آیا ۔ اس کے بعد پیرل اینیئر PIERREL AENERE اور گیرار ڈی کریمون GERARD DE CREMONE گیارھویں اور بارھویں صدی میں اندلس سے علوم عربیہ سے مالا مال ھو کر واپس آئے اور وھی علوم یورپ میں پھیلائے ۔ لیکن کیا مجال جو مسلمانوں کے احسان کا نام بھی لے جائیں ۔ سچ ہے "وللہ فی خلقہ شیون" اور یہ مسٹر جربرٹ ۹۹۹ میں پوپ مقرر ھوا تھا ("الاستشراق والمستشرقون" ۔ علامہ ڈاکٹر مصطفی السباعی رئیس شعبہ فقہ اسلامی دمشق یونیورسٹی ص ۱٦ طبع کویت ۱۹٦۸ ء ۔)

ملک محمد فیروز فاروقی نے خالد اموی کے علمی اور فنی کمالات کے مخفی گوشوں کی نقاب کشائی کی ہے اور اس سلسلے میں بڑی مفید معلومات فراھم کی ھیں لیکن ان کے ذاتی حالات اور سوانحی تفصیلات کچھ زیادہ نہ درج کر سکے ۔ راقم الحروف نے مناسب سمجھا کہ ان کے کچھ ذاتی حالات اور سوانحی خصوصیات یک جا کر دے تاکہ تصویر مکمل ھو جائے ۔

تاریخی پس منظر

عبد مناف کے چار بیٹوں میں سے دو بیٹے ھاشم اور عبشم (عبد شمس)

ایک ماں سے توأم پیدا ہوئے تھے اور حقیقی بھائی تھے ۔ ہاشم کی اولاد میں سے عبد المطلب سردار قوم تھے ۔ اور عبد المطلب کے دس بیٹوں میں سے عبد اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم کے والد تھے ۔ حضور علیہ السلام کو جب نبوت ملی تو اس وقت آپ کے یہ چار چچا زندہ تھے ۔ حضرت حمزہ ، حضرت عباس ، ابو لہب اور ابو طالب ۔ حضرت حمزہ اور حضرت عباس مشرف باسلام ہوئے ۔ ابولہب نے اتنی شدید عداوت ظاہر کی کہ اس کی مذمت میں اس کے نام کی صراحت کے ساتھ ایک سورہ «لہب» نازل ہوئی اور ابو طالب حضور کے ساتھ محبت کے باوجود اسلام کا اظہار نہ کر سکے اور ان کے اس عدم اظہار اسلام کی تصریح شیخ صدوق نے اپنی کتاب جامع الاخبار مطبوعہ تہران میں صہ ١٦ پر کی ہے ۔

عبشم کی اولاد

عبشم کی اولاد میں سے دو بیٹے امیہ اور عبد العزی بھی تھے ۔ عبد الغزی کے ایک پوتے حضرت ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبشم بھی تھے ۔ یہ ابو العاص ام المومنین حضرت خدیجہ الکبری کے حقیقی بھانجے اور حضور علیہ السلام کی تمام اولاد کے خالہ زاد بھائی بھی تھے اور دونوں کے پہلے داماد بھی تھے کہ حضور علیہ السلام کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ کے شوہر تھے ۔

بنــــــو امیـــــــہ

عبشم کے دوسرے بیٹے امیہ کے تین لڑکے حرب ، ابو العاص اور عاص تھے ۔ ابو العاص کے دو بیٹے عفان اور حضرت حکم تھے ۔ عفان حضرت عثمانؓ کے والد اور حضرت مروانؓ کے چچا تھے ۔ اور حکمؓ مروانؓ کے والد اور حضرت عثمانؓ کے چچا تھے ۔ اور حرب کے بیٹے ابو سفیانؓ تھے اور ابو سفیانؓ کے تین لڑکے بہت مشہور اور دہاۃ عرب میں سے ہو گذرے ہیں ۔ یزید الخیرؓ ایک والدہ سے ، حضرت معاویہؓ دوسری والدہ سے ، اور حضرت زیادؓ تیسری والدہ سے ۔ حضرت

معاویہؓ ام المومنین سیدہ ام حبیبہؓ کے حقیقی بھائی اور خال المومنین مشہور تھے۔
حضرت معاویہؓ کے پوتے ابو ہاشم خالد بن یزید ہوئے ہیں ۔

حضرت معاویہؓ کی اولاد میں سے خالد اور ان کی بہن عاتکہ بنت یزید بن معاویہؓ بعض خصوصیات میں منفرد و بے مثال تھے ۔ حضرت عاتکہ معمر خاتون تھیں ۔ بارہ خلیفہ ان کے محرم تھے جن کے نام یہ ہیں ۔ (۱) عاتکہ کے دادا حضرت امیر معاویہؓ ۔ (۲) عاتکہ کے والد یزید (۳) عاتکہ کے بھائی خلیفہ معاویہؓ ثانی (۴) عاتکہ کے خسر حضرت مروانؒ ۔ (۵) عاتکہ کے شوہر خلیفہ عبد الملک بن مروانؒ (٦) عاتکہ کا لڑکا خلیہ یزید بن عبد الملک بن مروان ۔ عاتکہ کے تین نا سگے بیٹے (۷) ولید بن عبد الملک (۸) خلیفہ سلیمان بن عبد الملک (۹) خلیفہ ہشام بن عبد الملک ۔ (۱۰) عاتکہ کے حقیقی پوتے خلیفہ ولید بن یزید بن عبد الملک (۱۱) عاتکہ کے دو نا سگے پوتے خلیفہ یزید بن ولید بن عبد الملک اور (۱۲) خلیفہ ابراھیم بن ولید بن عبد الملک بن مروان رضی اللہ عنہم[۱]

ایک اور شرف

سیدہ عاتکہ کا ایک اور شرف یہ بھی ہے کہ وہ جہاں دفن ہوئیں دمشق میں آج تک اس محلہ کا نام ورمحلہ قبر عاتکہ» مشہور ہے۔ البدایۃ و النہایۃ کے مصحح جناب علامہ عبد الحفیظ سعد عطیہ لکھتے ہیں ۔

»قبر عاتکہ محلة من محلات دمشق معروفة بهذا الاسم الی الیوم» ۔ حاشیہ نمبر ۳

»محلہ قبر عاتکہ ، دمشق کے مشہور محلوں میں آج (۱۳۵۱ھ) تک ایک مشہور محلہ ہے۔ البدایۃ و النہایہ جلد ۹ ص ۲۳۱ ۔

خالد بن یزید

نہ صرف اولاد بنو عبشم میں بلکہ اپنے وقت کے نوجوانوں میں اپنی

مثال آپ تھے ۔ اپنے جد امجد کی خلافت میں آنکھیں کھولیں اور ابتداء ھی سے حصول تعلیم کی طرف طبعی رجحان تھا ۔ علوم دینیات ، تاریخ عرب اور علم الانساب میں بے مثال تھے ۔ قاضی ابن خلکان ان کے بارے میں لکھتے ھیں(۲) ۔
کان اعلم قریش بفنون العلم ۔ علم کی سب قسموں میں قریش کے سب سے بڑے عالم تھے ۔
اور حافظ ابن عساکر اپنی تاریخ ابن عساکر میں لکھتے ھیں(۳) ۔

«قال ابن ابی حاتم کان من الطبقة الثانیة من تابعی اهل الشام ۔ و قیل عنه قد علم علم العرب و العجم» ۔

امام ابن ابی حاتم نے فرمایا ہے کہ آپ تابعین شام کے دوسرے طبقہ تابعین میں سے تھے اور ان کے متعلق ھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے عرب و عجم کے علوم حاصل کئے ۔

اور ابن عبد ربه اندلسی نے العقد الفرید میں خالد کے متعلق حضرت عمر بن عبد العزیز رحمه الله کا یہ قول نقل کیا ہے(۴) ۔

ما ولدت امیه مثل خالدبن یزید ۔

خاندان بنو امیہ میں خالد بن یزید کی طرح کا کوئی دوسرا بچہ پیدا نہیں ھوا ۔

بچپن ھی سے کتابیں جمع کرنے اور پڑھنے پڑھانے کا شوق تھا ۔ امام ابن عساکر نے ان کا اپنے متعلق یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ میں کتابوں کا عاشق تھا ۔

کان یقول کنت مولعاً بالکتب» ۔

اور ابن ندیم الوراق نے الفهرست میں لکھا ہے کہ ، (۵) ۔

الذی عنی باخراج کتب القدماء فی الصنعة خالد بن یزید . . . . و هو اول من ترجم له کتاب الطب و النجوم و کتاب الکیمیا و کان جواداً ۔

خالد سب سے پہلا آدمی ہے جس نے پرانے ماھرین فن کیمیا کی

کتابوں کو مہیا کیا اور طب ، نجوم اور کیمیا کے فنون کی کتابوں کے ترجمے کرائے ۔ بڑا دریا دل آدمی تھا ۔

تصـــانیف

اور نہ صرف یہ کہ کتابیں جمع کرنے کا شوق تھا بلکہ خود بھی صاحب تصانیف تھے ۔ یا قوت حموی نے معجم الادباء(٦) میں ان کی دو کتابوں کے یہ نام بتائے ہیں ۔ (۱) السر البدیع فی فک رمز المنیع ۔ (۲) کتاب الفردوس ۔ اور ابن ندیم الوراق نے لکھا ہے کہ ان کی بہت سی کتابوں میں سے تین کتابیں میں نے بھی دیکھی ہیں ۔

> و له عدة کتب و رسائل و له شعر کثیر فی هذا المعنی رأیت منه نحو خمس ماة ورقة و رأیت من کتبه کتاب الحرارات و کتاب الصحیفة الکبیر و کتاب الصحیفة الصغیر و کتاب وصیة الی ابنه فی الصنعة ۔

> بہت سی کتابیں اور رسالے ان کی تصنیفات میں سے ہیں اور سائنسی علوم میں بھی ان کے بہت سے اشعار ہیں جن میں سے میں نے بھی پانچ سو صفحات دیکھے ہیں اور ان کی کتابوں میں سے کتاب الحرارات اور کتاب الصحیفة الصغیر اور کتاب الصحیفة الکبیر اور صنعت کیمیا میں اپنے بیٹے کے نام ایک وصیت نامہ بھی ہے جو میں نے بھی دیکھے ہیں(۷) ۔

علم کو یاد رکھنے کا عجیب طریقہ اختیار کر رکھا تھا ۔ اپنی باندیوں کو سامنے بٹھا رکھتے اور اپنے سبق کا ان کے سامنے تکرار کرتے رہتے اور پھر ان کو کہتے مجھے معلوم ہے کہ تم میں یہ علم سمجھنے کی صلاحیت نہیں طبیعت متوازن اور متواضع تھی ۔ اتنے علم کے باوجود عُجب اور گھمنڈ کا نام نہ تھا ۔ ان کا مشہور مقولہ تھا کہ ,,میں عالموں میں بھی نہیں اور جاھلوں میں بھی نہیں ہوں،، ۔ علم جہاں سے بھی ملے حاصل کرنے کی لگن تھی ۔

عروۃ بن رویم ، خالد سے ھی روایت کرتے ھیں کہ خالد نے فرمایا ۔
مجھے ایک دفعہ الجزیرہ (دجلہ اور فرات کے درمیان کا دوآبہ) جانے کا اتفاق ھوا ۔ اور کسی کو بتائے بغیر میں چپکے سے لباس اور حلیہ تبدیل کرکے اکیلا چل کھڑا ھوا ۔ ایک جگہ کیا دیکھتا ھوں کہ کچھ پادری اور ان کے چیلے ایک جگہ اکٹھے کھڑے ھیں ۔ میں بھی ان کے پاس پہنچ گیا اور پوچھا کہ آپ لوگ یہاں کس لئے جمع ھیں ؟ وہ بولے کہ ھمارے ایک شیخ ھیں وہ ھر سال ھمیں یہاں ملتے ھیں اور ھم ان سے اپنے دین کے بارے میں پوچھتے ھیں پھر اس کے فرمان کے مطابق عمل کرتے ھیں ۔ میں نے سوچا کہ شاید مجھے بھی کوئی مفید بات معلوم ھو جائے میں بھی ان لوگوں میں کھڑا ھو گیا ۔ جب وہ شیخ سامنے آیا تو پہلے تو مجھے بہت غور سے دیکھا پھر بولا تم ان لوگوں میں سے تو معلوم نہیں ھوتے غالباً تم امت محمد میں سے ھو ۔ میں نے کہا بے شک ۔ تو راھب نے پوچھا تم امت محمد کے علماء میں سے ھو یا جاھلوں میں سے ۔

میں ۔ نہ میں ان کے عالموں میں سے ھوں نہ جاھلوں میں سے ۔

راھب ۔ تمہارا یہ دینی عقیدہ ہے کہ جنت میں جنتی لوگ کھائیں پیئیں گے لیکن ان کو پاخانہ پیشاب کی ضرورت نہ ھو گی ۔

میں ۔ بے شک ھمارا یہی عقیدہ ہے ۔

راھب ۔ ھاں تو اس کی اس دنیا میں ایک مثال بھی موجود ہے بتاؤ وہ کیا ہے ؟

میں ۔ اس کی مثال وہ بچہ ہے جو ماں کے پیٹ میں ہے صبح و شام اس کو اللہ کا رزق ملتا ہے لیکن وہ پاخانہ پیشاب نہیں کرتا ۔

یہ بات سن کر اس راھب کا چہرہ سرخ ھو گیا اور بولا :۔

راھب ۔ تم تو کہتے تھے کہ میں نہ علماء میں سے ھوں نہ جہال میں سے ۔

میں ۔ بے شک میں نہ مسلمانوں کے علماء میں سے ھوں نہ جاھلوں میں سے ھوں ۔

راھب ۔ آپ لوگوں کا عقیدہ ہے نا کہ جنتی جنت میں خوب کھائیں پیئیں گے لیکن جنت کی نعمتوں میں سے کوئی چیز بھی کم نہ ھو گی ۔

بھائی کی وفات کے بعد لوگ اب مجھے بڑا سمجھ کر میری طرف آتے ھیں ۔ ان کی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ داری مجھ پر آ گئی ہے ۔ اس لئے میں نے یہ صنعت اختیار کر لی ہے کہ میں بھی کسی کا دست نگر نہ رھوں اور میرے احباب و مداح بھی کسی اور طرف کا قصد نہ کریں (۹) ۔ خالد کو اس بات کا شدید احساس تھا کہ کچھ بھی ھو خلیفہ عبد الملک بن مروان صاحب تخت و تاج ہے اب اس کے ساتھ برابری کا معاملہ رکھنا سوائے استغناء کے ھو نہیں سکتا ۔ اس سے معلوم ھوا کہ آپ اس فن میں کامیاب تھے اور خالد کا یہ استغنا خلیفہ عبد الملک کو بھی کھٹکتا تھا ۔ ایک دفعہ خلیفہ عبد الملک نے آل ابو سفیان کے مواجب اور وظائف بند کر دئیے ۔ خالد کے نانا ابو ھاشم بن عتبہ کے بھائی عمرو بن عتبہ نے خلیفہ عبد الملک کے پاس اس بندش کی شکایت کی ۔ خلیفہ عبد الملک نے جواب میں کہا کہ ھم تو اس کو دیتے ھیں جو لینے کی ضرورت سمجھے اور جو ھم کو اپنی خود داری دکھائے ھم بھی اس کو اس کی خود داری کے سپرد کر دیتے ھیں ۔ یہ خالد کی استغنا کی طرف اشارہ تھا ۔ جب یہ بات خالد تک پہنچی تو خالد نے کہا ۔ یہ (عبد الملک) تو خود محرومیوں کا باپ (ابو الحرمان) ہے یہ مجھے دھمکاتا ہے اسے معلوم نہیں کہ اس کے دینے والے ھاتھ کے اوپر ایک اور ھاتھ بھی ہے وہ اللہ تعالی کا بہت فراخ ھاتھ ہے جو عبد الملک کے دینے سے بالا بالا ھی بہت کچھ دیدیتا ہے اور پھر عمرو بن عتبہ کا حق تو اس سے بہت زیادہ عبد الملک کے پاس ہے جتنا عبد الملک نے عمرو کو دیا ہے(۱۰) ۔ یہ اشارہ تھا کہ خلافت تو خاندان خالد کی تھی جو آل مروان نے ھتھیالی ہے ۔ یہی وجہ تھی کہ جب کبھی خالد کی عبد الملک کے ساتھ رو برو بات ھوتی تو خالد عبد الملک کو خاموش ھونے پر مجبور کر دیتا تھا ۔ مورخین نے لکھا ہے کہ خالد اپنے باپ کی طرح قادر الکلام فصیح اور حاضر جواب تھا ۔ امام ابن کثیر نے بھی لکھا ہے کہ "کان خالد فصیحا بلیغا شاعرا منطقیا مثل ابیہ" ۔ تاریخ ابن کثیر جلد ۹ ص ۶۰ ۔

ایک دلچسپ مکالمہ

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ خلیفہ عبد الملک کے ولیعہد لڑکے ولید نے اور خالد کے چھوٹے بھائی عبد اللہ نے گھوڑے دوڑائے ۔ اتفاق سے عبد اللہ کا گھوڑا آگے نکل گیا ۔ جس پر ولید بہت شرمندہ ہوا اور اپنی خفت مٹانے کے لئے واپسی میں ، بدکانے کے لئے ، عبد اللہ کے گھوڑے کو کچوکے لگائے اور عبد اللہ کی نقلیں اتاریں ۔ عبداللہ کو یہ بے ہودہ حرکتیں بہت ھی ناگوار گذریں ۔ غصے سے لال سرخ گھر پہنچا گھوڑے کو باندھ کر ادھر ادھر کچھ ڈھونڈنے لگا ۔ خالد نے محسوس کیا کہ کوئی خاص بات ہوئی ہے ۔ عبداللہ سے پوچھا ،

خالد ۔ عبداللہ کیا ڈھونڈتے ہو ؟

عبداللہ ۔ آج ولید نے میرے ساتھ گھوڑا دوڑایا ۔ میرا گھوڑا اس کے گھوڑے سے آگے نکل گیا واپسی پر اس نے میرے گھوڑے کو بدکانے کے لئے کچوکے لگائے اور میری نقلیں اتاریں ۔ میں ابھی تلوار سے اس کا کام تمام کرتا ہوں ۔

خالد ۔ عبداللہ ! یہ تو تم نے بہت غلط سوچا ہے ۔ تم جانتے ہو کہ وہ امیر المومنین کا ولی عہد بیٹا ہے ۔

عبداللہ ۔ لیکن اس نے اپنی ناکامی کی خفت مٹانے کے لئے میرے گھوڑے کو کچوکے کیوں لگائے اور میری نقلیں کیوں اتاریں ۔

خالد ۔ تم حوصلہ کرو میں ابھی امیر المومنین سے بات کرتا ہوں ۔

یہ کہہ کر خالد عبد الملک کے پاس گئے اور اس کے پاس اتفاق سے اس وقت ولید بھی موجود تھا ۔ خالد نے عبد الملک کو کہا کہ آج ولید اور عبداللہ نے گھوڑے دوڑائے ۔ عبداللہ کا گھوڑا آگے نکل گیا ۔ اس پر ولید نے اپنی خفت مٹانے کے لئے عبداللہ کی نقلیں اتاریں اور اس کے گھوڑے کو کچوکے لگائے ۔ اس طرح عبداللہ کی تذلیل کی جو عبداللہ نے بہت محسوس کی ہے ۔

عبدالملک ۔ یہ خیال نہ کرتے ہوئے کہ بات کس سے کر رہا ہے شاھی گھمنڈ میں بے پرواھی سے بولا ۔

ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها و جعلوا اعزه اھلھا اذلة و کذالک یفعلون ۔

بادشاہ جس بستی میں داخل ہوتے ہیں اس کو تباہ کرتے ہیں وہاں کے باعزتوں کو ذلیل کرتے ہیں اور ان کا یہی کام ہوتا ہے۔

خالد ۔ و اذا اردنا ان نھلک قریة امرنا متر فیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمّرنا ھا تدمیرا ۔

جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے امیروں سے برے کام سرزد ہوتے ہیں پھر ان کی تباہی حق ہو جاتی ہے تو ہم اس کو تباہ و برباد کرکے رکھ دیتے ہیں ۔

عبدالملک ۔ کھسیانا ہو کر بات کا پہلو بدلتا ہے۔ عبداللہ بہت اچھا نوجوان ہے اگر اس کے کلام میں لحن نہ ہوتا ۔ (بات کرنے میں زیر زبر غلط کرنے کو لحن کہتے ہیں) ۔

خالد ۔ لیکن آپ کے بیٹے ولید کے کلام میں تو عبداللہ سے بھی بہت زیادہ لحن ہے ۔

عبدالملک ۔ ہاں گو ولید کے کلام میں لحن ہے لیکن اس کے بھائی سلیمان کے کلام میں تو لحن بالکل نہیں ۔

خالد ۔ ہاں اگر عبداللہ کے کلام میں لحن ہے تو اس کے بھائی خالد (یعنی خود وہ) کے کلام میں بھی لحن بالکل نہیں ۔

عبدالملک ۔ لیکن خالد ! یہ تو تم نے اپنے منہ آپ اپنی تعریف کی ہے جو مناسب نہیں ۔

خالد ۔ لیکن امیر المومنین ! آپ نے بھی تو اپنی تعریف اپنے منہ کی تھی ۔

عبدالملک ۔ وہ کب !! وہ کب !!

خالد ۔ جب آپ نے عمرو بن سعید (بن عاص بن امیہ متوفی ٦٩ ھ) کو قتل کیا تھا اور خود اپنے منہ سے کہا تھا کہ جو عمرو بن سعید کو قتل کرے اس کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے اس کارنامے پر

فخر کرے ۔

عبدالملک ۔ ادھر سے ناکام ہو کر دوسری دفعہ بات بدلتے ہوئے ۔ ہمارے والد مروان بہت باھمت انسان تھے ۔

خالد ۔ وہ تو اب اس دنیا میں نہیں لیکن اگر میں ان کے متعلق بھی کہنا چاھوں تو بہت کچھ کہہ سکتا ہوں ۔

عبدالملک ۔ اب بالکل ھی لاجواب ہو کر خاموش ہو جاتا ہے اور پھر کہتا ہے ۔ خالد بس بھی کرو ۔ تم تو بہت جری ہوتے جا رہے ہو ۔

خالد ۔ نہیں امیر المومنین ! بات تو اس شاعر کی ہے جس نے کہا تھا کہ یہ ھاتھ کے ھتھیاروں کی نوکوں سے زبان کے ھتھیاروں کی نوکیں بہت زیادہ چبھتی ھیں ۔

اب عبدالملک تو بالکل ھی ھتھیار ڈال بیٹھا لیکن آداب مجلس کا خیال نہ کرتے ہوئے ولید بولا ۔

ولید ۔ خالد چپ رہو تم تو کسی شمار قطار میں ھی نہیں ہو (نہ عیر میں ہو نہ نفیر میں)

،،عیر،، تجارتی قافلے کو کہتے ھیں اور ،،نفیر،، جنگی لشکر کو ۔ خالد کو بڑوں کی بات میں چھوٹے (ولید) کا دخل دینا ناگوار گذرا اور عبد الملک کی طرف متوجہ ہو کر بولا ۔

خالد ۔ امیر المومنین آپ سن رہے ھیں کہ آپ کا لڑکا کیا گل افشانی کررہا ہے ۔ پھر ولید کی طرف متوجہ ہو کر ،،تم جانتے ہو کہ عیر کس کا ہے اور نفیر کس کا ہے ؟ سنو ! میرا پردادا ابو سفیان تجارتی قافلے (عیر) کا سربراہ تھا اور میرا پرنانا عتبہ بن ربیعہ جنگ بدر میں قریش کے جنگی لشکر کا سردار تھا ۔ البتہ اگر تم یوں کہتے کہ ،، بھیڑیں،، اور ،،انگوروں کے جھنڈ،، اور طائف،، اور ،، اللہ حضرت عثمانؓ پر رحم فرمائے،، تو ھم تمہاری تصدیق کرتے ۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ عبدالملک

کے دادا حضرت حکم کی جائداد طائف میں تھی وہاں انہوں نے بھیڑوں کے ریوڑ پال رکھے تھے دن کو ان کو چراتے دوپہر کو انگوروں کے کسی سایہ دار جھنڈ کے نیچے آرام کرتے ۔ حضرت عثمان نے ان کو اپنے دور خلافت میں مدینہ بلا لیا تھا ۔ حکم حضرت عثمان کے چچا تھے(۱۱) ۔

خوش مزاجی

خالد بن یزید بے حد سلیم الفطرت اور خوش مزاج تھے ۔ بعض دفعہ ان کے ,,مطائبات،، سے عبدالملک سٹ پٹا کر رہ جاتا ۔ عبدالملک کا ایک چھوٹا بھائی تھا معاویہ بن مروان ۔ اس کی عقل خاصی کمزور تھی اور ابو مغیرہ کنیت تھی ۔ ایک دن وہ خالد کو مل گیا تو خالد نے ابو مغیرہ سے کہا کہ ابو مغیرہ ! یہ کیا بات ہے کہ تمہارا بھائی تم کو بالکل ہی بے حیثیت سمجھتا ہے کہ تم کو کسی صوبے کا گورنر نہیں بناتا ۔

ابو مغیرہ ۔ نہیں یہ بات تو نہیں اگر میں چاھوں تو وہ مجھے ضرور بنا دے ۔

خالد ۔ اچھا تو پھر تم اس کو کہو کہ وہ تم کو صوبہ بیت اللھب (آگ کا گھر ۔ مراد دوزخ) کا گورنر بنا دے ۔

ابو مغیرہ نے کہا کہ بہت اچھا ۔ چنانچہ صبح کے وقت امیر المومنین عبدالملک کے پاس گیا اور اس سے یوں مخاطب ہوا ۔

ابو مغیرہ ۔ کیوں امیر المومنین میں آپ کا بھائی نہیں ہوں ؟

عبدالملک ۔ بے شک ! تم میرے بہت اچھے بھائی ہو ۔

ابو مغیرہ ۔ اچھا اگر یہ بات ہے تو آپ مجھے صوبہ بیت اللھب کا گورنر بنا دیں ۔

عبدالملک نے اندازہ کر لیا کہ یہ کارستانی خالد کی ہی ہوگی چنانچہ ابو مغیرہ سے پوچھا ۔

عبدالملک ۔ تم کو خالد کب ملے تھے ۔

ابو مغیرہ ۔ کل شام کو ملے تھے ۔

عبدالملک ۔ اچھا تو آئندہ اس سے بالکل نہ بولنا ۔

اتنے میں خالد دربار میں داخل ہوئے ابو مغیرہ کو دیکھا تو پوچھا کہو ابو مغیرہ ! کیسے ہو ؟

ابو مغیرہ ۔ عبدالملک کی طرف اشارہ کرکے ،، اس نے مجھے آپ کے ساتھ بولنے سے بالکل ہی منع کر دیا ہے ،، ۔

یہ بات ابو مغیرہ نے اس بھولے پن سے کہی کہ پوری مجلس کشت زعفران بن گئی عبدالملک بے ساختہ ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گیا ۔ مجلس برخواست ہو گئی ۔(۱۲) ۔

خالد اور حجاج بن یوسف

خالد با اصول منصف مزاج انسان تھے ۔ اور حجاج بن یوسف گورنروں کی تاریخ میں ایک سخت گیر گورنر ہو گذرا ہے ۔ یہ محمد بن قاسم فاتح سندھ کا چچا تھا ۔ اور اس کی پالیسی اپنے آقاؤں کی رضامندی تھی اور یہ روش خالد کو ناپسند تھی ۔ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد خالد حج کو گئے اور وہاں حضرت عبداللہ بن زبیر کی ہمشیرہ سیدہ رملۃ بنت زبیر کو نکاح کا پیغام دیا ۔ اس کی بھنک کسی طرح حجاج کو مل گئی ۔ حجاج چونکہ ہر بات کو اپنے آقاؤں کی رضامندی کے تابع ، خواہی نخواہی ، رکھنا چاہتا تھا اور چونکہ خلیفہ عبدالملک وغیرہ کی حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ عداوت چلی آ رہی تھی ، زبیری خاندان امویوں کا مخالف تھا ، اس لئے حجاج کا خیال تھا کہ رشتہ شاید امویوں کی سیاست کے ساتھ متصادم ہو ؟ حجاج نے اپنے پرائیویٹ سکریٹری عبید اللہ بن موہب کو حضرت خالد کے پاس بھیجا ۔ اور اس کے ذریعے خالد کو کہلوایا کہ میرے مشورے کے بغیر آپ نے یہ رشتہ کرنے کی کیوں کوشش کی ۔ یہ خاندان تو وہ ہے جس نے آپ کے اب وجد کی طرف ہر بری بات منسوب کی اور ان کو گمراہ تک کہا ہے ۔ اور پھر آپ ان کے ہم کفو بھی نہیں ہیں ۔ یہ بات سن کر خالد غصے سے لال سرخ ہو گئے ۔ پہلے تو کافی دیر تک عبیداللہ کو غصے سے دیکھتے رہے پھر کہنے لگے کہ تم قاصد ہو ، اور افسوس کہ قاصد کو کچھ نہیں کہا جا سکتا ورنہ

میں تمہارے ٹکڑے کرکے تمہارے آقا (حجاج) کے دروازے پر پھنکوا دیتا ۔ جاؤ اس کو کہہ دو کہ تمہاری یہ حیثیت کب سے ہو گئی ہے کہ میں اپنے گھریلو رشتوں میں بھی تم سے مشورے لیتا پھروں۔ اور یہ جو تم نے کہا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے تھے تو وہ آپس میں برابر کے قریش تھے ۔ پھر جب اسلام آیا اور اس نے حق کو واضح کر دیا تو پھر ان کے باھمی معاملات محبت و مخالفت ان کی ذاتی صلاحیتوں کے مطابق تھے ۔ اور جو تم نے یہ کہا ہے کہ وہ ھمارے ہم کفو بھی نہیں ھیں تو اے حجاج خدا تم کو سمجھے ۔ تم انساب قریش سے کتنے بے خبر ہو ۔ کیا عوام بن خویلد عبدالمطلب کے کفو نہ تھے جو عبدالمطلب نے اپنی لڑکی صفیہ ان کو بیاہ دی اور رسول اللہ نے تو خویلد کی لڑکی خدیجہ سے نکاح کیا تھا ۔ اور تم اسی خویلد کی اولاد کو آل ابو سفیان کا کفو نہیں سمجھتے ۔

جب حجاج کے پرائیویٹ سکریٹری نے خالد کے جوابات سنائے تو حجاج سے کوئی جواب نہ بن پڑا(۱۳) ۔

اسی سفر کی بات ہے کہ جناب خالد مسجد نبوی میں بیٹھے تھے سامنے سے حجاج بن یوسف گذرا ۔ ھاتھ میں جڑاؤ تلوار تھی ۔ جھومتا ہوا چل رہا تھا۔ کسی نے خالد سے پوچھا کہ یہ ,,جھومتا خان،، کون ہے۔ خالد نے بطور مزاح حجاج کو سنا کر کہا چپ چپ یہ تو عمرو بن عاص ھیں ۔

حجاج یہ جملہ سنتے ھی وھیں کھڑا ہو گیا اور یوں گویا ہوا ۔

,,تم کہتے ہو یہ عمرو بن عاص ہے مجھے نہ عمرو بن عاص بننے کا شوق اور نہ ھی اس کا بیٹا بننے کا شوق ہے۔ میں تو شیوخ ثقیف کا وہ چشم و چراغ ہوں جس نے اپنی تلوار کے گھاٹ تمہارے ایک لاکھ مخالفین کو خون میں نہلایا ہے۔ جو تمہارے باپ دادا پر ھر برے سے برا الزام لگاتے تھے ۔ پھر تم مزاح کرتے ہوئے کہتے ہو یہ عمرو بن عاص ہے۔،،

پھر حجاج روانہ ہو گیا لیکن غصے سے اس کی زبان پر تھا عمرو بن عاص عمرو بن عاص (۱۴) ۔

امتداد وقت کے ساتھ خالد کے تعلقات خلیفہ عبدالملک سے بالکل ہموار ہوگئے ۔ عبدالملک نے اپنی صاحبزادی عائشہ بنت عبدالملک کا نکاح خالد سے کر دیا (۱۵)۔ اور بعد میں عبدالملک نے خالد کو صوبہ حمص کا گورنر بنا دیا ۔ وہاں خالد نے اپنی ایک یادگار جامع مسجد حمص تعمیر کرائی جس میں خالد کے چار سو زر خرید غلام کام کرتے تھے ۔ پھر جب جامع مسجد مکمل ہو گئی تو وہ تمام غلام جن کی تعداد چار سو تھی سب کو آزاد کر دیا (۱۶)۔

خالد کو خلیفہ وقت نہ تھے لیکن سخاوت کی دھاک خلفاء سے بھی زیادہ تھی ۔ ایک دفعہ ایک شاعر حاضر خدمت ہوا اور اسے کہا کہ میں نے آپ کی تعریف میں دو شعر کہے ہیں لیکن میں وہ شعر اس وقت پڑھوں گا جب ان کا انعام مقرر کرنے کا اختیار آپ مجھے دینگے ۔ خالد نے ہامی بھر لی تو شاعر نے دو شعر سنائے ۔

سالت الندا و الجود حران انتما
فردا و قالا اننا لعبید

فقلت و من مولا کما فتطاولا
علی و قالا خالد بن یزید

میں نے سخاوت اور بخشش سے پوچھا کہ کیا تم دونوں آزاد ہو ؟ تو وہ دونوں بولیں کہ ہم تو غلام ہیں ۔ میں نے پھر پوچھا کہ تم کس کی غلام ہو اور تمہارا آقا کون ہے تو وہ مجھے گھور کر کہنے لگیں ہمارا آقا خالد بن یزید ہے ۔

اس کے بعد خالد نے کہا کہ اب اپنا انعام بھی تم ہی مقرر کر لو تو شاعر نے کہا کہ ایک لاکھ روپیہ دلوائیے تو خالد نے ایک لاکھ روپیہ اس شاعر کو دینے کا حکم دیا (۱۷) ۔

آپ کے ضرب المثل کلمات

بعض کلمات آپ نے ایسے بیان کئے جو بعد کو ضرب الامثال کے حکم میں آ گئے ۔ کسی نے پوچھا کہ انسان کے قریب ترکیا چیز ہے فرمایا موت ۔ سوال

انسان کے لئے زیادہ قابل بھروسہ کیا چیز ہے فرمایا نیک عمل ۔ سوال ۔ انسان کے لئے سب سے ڈراؤنی چیز کیا ہے ۔ فرمایا مردہ ۔ (۱۸)

آپ کا قول ہے کہ جب کوئی شخص ضدی بھی ہو ، ریاکار اور باتونی بھی ہو اور پھر صرف اپنی ہی رائے صحیح سمجھتا ہو تو سمجھو کہ اس کی بدبختی مکمل ہو گئی (۱۹)

عـــــام عادات

جمعہ ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھنے کی عادت تھی ۔ علم طب ، علم کیمیا اور علم طبیعیات میں دستگاہ کامل تھی ۔ ایک دفعہ عبد الملک کے دربار میں پانی کا ذکر چل نکلا تو خالد نے سمندر کے کھارے پانی کی چند مشکیں منگوا کر عمل تقطیر (FILTRATION) کے ذریعے وہ پانی میٹھا کر دکھایا اور پھر اس عمل کی تفصیلات بیان کیں ۔ فن کیمسٹری کے بے شمار تجربے کرتے رہتے تھے پھر ان کو اپنی تصنیفات میں جگہ دیتے تھے ۔ کاش کہ ان کی کوئی تصنیف ھاتھ لگ جاتی تو انہوں نے جو مفید اور قیمتی سائنسی تجربات کئے ہونگے ان تک رسائی حاصل ہو سکتی ولعل اللہ یحدث بعد ذالک امراً ۔ (۲۰)

علماء امت کی نگاہ میں

محقق علماء امت کی نگاہ میں خالد بن یزید ہر حیثیت سے بلند رتبہ شخص گذرے ھیں اور صدر اول کے محقق مورخین نے ان کی دینداری ، ان کی علمی قابلیت ، ان کی اولوالعزمی اور سخاوت کا تذکرہ دل کھول کر کیا ہے ۔ گو اصل حالات بہت مبسوط و مفصل ہونگے کیونکہ آل ابو سفیان کا سیاسی اقتدار تو معاویہ ثانی پر ختم ہو گیا تھا ۔ اس کے بعد سیاسی اقتدار پر آل مروان چھا گئے اور طبعی طور سے آل مروان کی طرف ھی مورخین کا رخ پھر گیا پھر جب اقتدار بنو عباس کے خاندان میں منتقل ھوا تو علمی بساط پر چھائے ہوئے باطنی تحریک کے علمبرداروں نے کرید کرید کر محاسن بنو عبشم کو محو کیا اور ان کے

فرضی اور خود ساختہ مثالب و عیوب کو اجاگر کیا تو اُن حالات میں دشمنان بنو عبشم کی نگاہوں سے بچ کر کونوں کھدروں میں بچی کھچی جو تفصیلات مل سکیں ان سے اتنے حالات بمشکل معلوم ہو سکے ہیں۔

(۱) حضرت امام یافعی یمنی متوفی ۷۶۸ مِرأت الجنان میں لکھتے ہیں ۔[۲۱]

كان موصوفاً بالعلم و الدين و العقل

علم ، دین اور عقل کی صفات سے خالد متصف تھے۔

(۲) امام ابن کثیر لکھتے ہیں ۔[۲۲]

قال ابو زرعة الدمشقی معاويه و عبد الرحمن و خالد (بنویزید) من صالحیٓ القوم

امام ابو زرعة الدمشقی نے فرمایا کہ معاویہ (ثانی) اور عبد الرحمن اور خالد پسران یزید مسلمانوں کے صالحین میں سے تھے۔

(۳) حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں ۔[۲۳]

صدوق مذكور بالعلم روى عن ابيه و دحية الكلبى و عنه الزهرى ورجاء بن حيوة و على بن رباح و عبيد الله بن عباس ذكره ابن حبان فى الثقاة ـ

خالد راست باز اور ذی علم تھے اپنے والد اور حضرت دحیہ کلبی سے روایت کرتے ہیں اور خالد سے زہری رجاء بن حیوہ علی بن رباح اور عبید اللہ بن عباس روایت کرتے ہیں ابن حبان نے اُن کو ثقہ لوگوں میں بیان کیا ہے۔

(۴) حافظ ابن عساکر دمشقی لکھتے ہیں ۔[۲۴]

يوصف بالعلم و يقول الشعر و قال ابن حاتم كان من الطبقة الثانية من تابعى اهل الشام ـ

علم سے موصوف تھے شاعر تھے امام ابن ابی حاتم (متوفی ۳۲۷) نے کہا ہے کہ تابعین شام کے طبقہ ثانیہ میں سے تھے۔

(۵) ابن ندیم نے الفہرست میں لکھا ہے ۔[۲۵]

کان خطیباً شاعرا فصیحا حازماً ذا رأی و کان جواداً۔

خطیب ، شاعر ، فصیح اور محتاط وصاحب رائے اور بے حد سخی تھے۔

ان حوالوں میں خالد کے دیندار راستباز ، ثقہ اور صالح ہونے کی تصریحات بیان ہوئی ہیں ۔ تقوے کی وجہ سے آخرت کی طرف دھیان رهتا تھا ۔ موت کو بہت یاد کرتے تھے ۔ خود فرماتے ہیں

اتعجب ان کننت ذانعمۃٍ
و انک فیھا شریف مھیب
فکم ورد الموت من ناعمٍ
وحب الحیات الیہ عجیب
اجاب المنیّۃ لما دعتہ
و کرھا یجیب لھا من یجیب (۲٦)

کیا تم دولت مند ، شریف اور ہیبت ناک ہونے کے گھمنڈ میں ہو ۔ موت تو دولت مندوں کو بھی آ جاتی ہے حالانکہ زندگی ان کو بہت پیاری ہوتی ہے ۔ مگر موت جب بلاتی ہے تو اس کو ہر کوئی ناگواری سے ہی قبول کرتا ہے ۔

ایک قطعہ کے دو شعر یہ بھی ہیں ۔ (۲۷)

یوم الحساب اذا النفوس تفاضلت
فی الوزن اذ غبط الاخف الاثقلا
فا عمل لما بعد الممات ولا تکن
عن حظ نفسک فی حیاتک غافلا

روز حساب (قیامت) کو یاد رکھو جبکہ کم وزن (اعمال) والے بھاری وزن والوں پر رشک کرینگے اس لئے بعد موت کے لئے نیک عمل جمع کر رکھو اور اپنی زندگی میں اپنی جان کے حصے سے غافل مت رہو ۔

اور ایک دوسرے عبرت انگیز قطعہ کا ایک شعر یہ بھی ہے ۔ (۲۸)

الموت حوض لا محالة فیہ کل الخلق شارع
و من التقی فازرع فانک تحصد ما انت زارع

موت تو ایک حوض ہے جس میں کل مخلوق کو گھسنا ہے۔ اس لئے نیکیوں کی کاشت کر لو کیونکہ وہاں وہی کاٹو گے جو یہاں کاشت کیا ہے۔

آپ سے اعلم حفّاظ حدیث سید التابعین حضرت امام زہری اور حضرت رجاء بن حیوۃ نے حدیثیں روایت کی ہیں اور صحاح ستہ کی مشہور کتاب ابو داؤد شریف میں بھی آپ کی ایک روایت نظر سے گذری ہے۔(۲۹)

گوشہ نشینی

آخر عمر میں گوشہ نشین ہوگئے تھے۔ کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ اب باہر نکلنے میں کیا مزہ رہ گیا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی خوبی ہے تو باہر اس پر حسد کرنے والے ہی باقی رہ گئے ہیں۔ اور اگر کوئی برائی ہے تو اس کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے بھی باقی ہیں۔(۳۰)

اصل الفاظ یوں ہیں۔ هل بقی الا حاسد نعمة اوشامت بنکبةٍ۔

وفات

۹۰ ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ امیر المومنین ولید بن عبدالملک نے جنازہ کو کندھا دیا۔ نمازجنازہ پڑھائی۔ اور بنوامیہ کو مخاطب کرکے کہا کہ خالد کی میت پر چادریں ڈالو کیونکہ اس کے بعد تم کو اتنا اہم حسرتناک جنازہ پھر دست یاب نہ ہوگا۔ پھر خالد کو دفن کرکے اللہ کی رحمت کے سپرد کر دیا۔(۳۱)

رحمہ اللہ تعالی

****

فہرست حوالہ جات

۱ ـ المحبر صـ ۵ ـ ۳۰۳ مصنفہ ابو جعفر محمد حبیب ہاشمی بغدادی متوفی ۲۳۵ هـ طبع حیدر آباد دکن ۱۹۴۲ عـ ۱۳۶۹ هـ

۲ ـ وفیات الاعیان و أنباء ابناء الزمان جلد ۵ صـ ۱۳۶ طبع مصر ـ مولفہ قاضی شمس الدین ابن خلکان بر مکی شافعی متوفی ۶۸۱ هـ ـ

۳ ـ تاریخ ابن عساکر جلد ۵ صـ ۱۷ طبع مصر مصنفہ حافظ ابو الحسن ابن عساکر دمشقی متوفی ۵۷۱ ـ

۴ ـ العقد الفرید جلد ۲ صـ ۹۳ طبع مصر مصنفہ احمد بن عبد ربہ اندلسی (مولی ہشام بن عبد الرحمن اندلسی اموی) متوفی ۳۲۸ هـ ـ

۵ ـ کتاب الفہرست صـ ۲۹۸ مصنفہ محمد بن اسحاق ابن ندیم الورّاق البغدادی مطبوعہ مصر ـ

۶ ـ معجم الادباء جلد ۱۱ صـ ۳۲ مصنفہ یاقوت حموی رومی طبع مصر ـ

۷ ـ کتاب الفہرست ابن ندیم صـ ۲۹۸ طبع مصر ـ

۸ ـ تاریخ ابن عساکر دمشقی ـ جلد ۵ صـ ۱۸ ـ ۱۹۷ ـ

۹ ـ فہرست ابن ندیم صـ ۲۹۸ ـ

۱۰ ـ العقد الفرید جلد ۲ صـ ۲۵ ـ

۱۱ ـ تاریخ ابن عساکر دمشقی جلد ۵ صـ ۱۱۹ ـ

۱۲ ـ الاغانی جلد ۱۶ صـ ۸ ـ ۸۷ مصنفہ علی بن حسین اصبہانی متوفی ۳۵۶ طبع مصر ـ

۱۳ ـ الاغانی جلد ۱۹ صـ ۸۵ ـ

۱۴ ـ العقد الفرید جلد ۲ صـ ۵۰ ـ ۳۳۹ ـ

۱۵ ـ المحبّر صـ ۵۹ ـ

۱۶ ـ تاریخ ابن کثیر حافظ عماد الدین ابن کثیر حنبلی دمشقی متوفی ۷۷۴ هـ طبع مصر صـ ۸۰ جلد ۹ ـ

۱۷ ـ ایضاً

۱۸ ـ معجم الادباء جلد ۱۱ صـ ۳۰ ـ

۱۹ ـ ایضاً

۲۰ ـ تاریخ ابن عساکر جلد ۵ صـ ۲۰ ـ ۱۱۹ ـ

۲۱ ـ مرآت الجنان جلد اول صـ ۱۸۰ طبع حیدر آباد دکن مصنفہ امام عبد اللہ بن اسعد الیمنی متوفی ۷۶۸ هـ ـ

۲۲ ـ تاریخ ابن کثیر جلد ۸ صـ ۲۳۷ طبع مصر ـ

۲۳ ـ تہذیب التہذیب جلد ۳ صـ ۱۲۸ طبع حیدر آباد دکن ـ

۲۴ ـ تاریخ ابن عساکر دمشقی جلد ۵ صـ ۱۷ طبع مصر ـ

۲۵ ـ کتاب الفہرست ابن ندیم صـ ۲۹۸ طبع مصر ـ

۲۶ ـ معجم الادباء جلد ۱۹ صـ ۳۰ ـ العقد الفرید جلد ۲ صـ ۶۳ ـ

۲۷ ـ تاریخ ابن عساکر دمشقی جلد ۵ صـ ۱۲۵ ـ

۲۸ ـ ایضاً ایضاً ایضاً صـ ۱۲۰ ـ

۲۹ ـ ابو داؤد شریف جلد دوم صـ ۲۱۲ طبع دہلی باب فی لبس القباطی للنساء ـ

۳۰ ـ العقد الفرید جلد ۲ صـ ۱۵۰ ـ

۳۱ ـ معجم الادباء جلد ۱۱ صـ ۳۲ ـ

* * * * * * *